رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ الہام حضرت مسیح موعود

الفضل

ہفتہ میں دوبار شائع ہوتا ہے

چندہ غیر ممالک سے

سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ الہام حضرت مسیح موعود

Digtized by Khilafat Library

جلد ۴ | ۵ر مئی سنہ ۱۹۱۷ء | شنبہ | مطابق ۱۳ر رجب ۱۳۳۵ ہجری | نمبر ۸۷

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بخیریت ہیں

یکم مئی کو چودھری غلام حسین صاحب کا نکاح ثانی امیر خان صاحب مرحوم کی لڑکی احمدی خاتون سے پانسو روپیہ مہر پر۔ اور ۲ر مئی کو میاں احمد دین صاحب زرگر کا دوسرا نکاح میاں عبداللہ صاحب مہاجر کی لڑکی بہشتاں بی بی سے تین سو روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح نے پڑھا ٭

۵ر مئی کو چند احباب جناب شیخ محمد یوسف صاحب کے ہمراہ ان کی بیوی کے رخصتانہ کی تقریب پر گوجرانوالہ تشریف لے گئے ہیں۔ جہاں ۶ر تاریخ احمدیہ جلسہ بھی ہوگا اور اس میں بعض احباب مختلف مضامین پر تقریریں فرمائینگے

اخبار احمدیہ

ایک ہزار روپیہ کے لئے اپیل

منشی ہاشم علی صاحب گیا اور مندرجہ ذیل سطور اس اپیل کے متعلق جو الفضل کے کسی گذشتہ پرچہ میں "خدا تعالیٰ کا تازہ نشان اکناف عالم تک پہنچانے کے لئے" شائع ہوئی ہے۔ سکرٹری صاحبان و دیگر احمدی معززین ریاست پٹیالہ کی خدمت میں بذریعہ اخبار پہنچانی چاہتے ہیں امید ہے۔ احباب ریاست پٹیالہ اسکی طرف خاص توجہ فرمائینگے ؛۔

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ صاحبان نے الفضل ۲۳ر اپریل ۱۹۱۷ء کا درج شدہ اپیل ملاحظہ فرماکر فراہمی چندہ کی کارروائی بالضرور شروع کر دی ہوگی اس بارے میں مجھ عاجز کی مؤدبانہ گذارش صرف یہ ہے کہ ریاست ہٰذا کے احمدی بھائی ایک دوسرے سے بڑھ کر حسب استطاعت اس کار خیر میں حصہ لیں۔ ہمت کریں تو ایک ہزار کیا کئی ہزار روپیہ ہفتہ کے اندر اندر جمع ہو سکتا ہے۔ اسی مد میں تین روپے بماہ گذشتہ قادیان بھیجے گئے ہیں پانچ روپے اور بھی دونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ (پہنچ گئے ۔ ایڈیٹر)

لودھراں میں مباحثہ

برادر محمد سلطان صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ لودھراں لکھتے ہیں کہ ۷ر اپریل کو مولوی عبدالعزیز صاحب لودھراں میں تھے کہ غیر احمدیوں کی کسی تقریب پر غیر احمدی مولوی جمع تھے۔ ابلاغ حق کے خیال سے ان کو گفتگو کرنے کے لئے لکھا گیا جواب آیا۔ کہ ہمارا کوئی آدمی تمہارے پاس نہیں آسکتا۔ مگر ایک محقق غیر احمدی نے اسی خط کے نیچے لکھا کہ آپ یہاں تشریف لاویں۔ اسپر ہم ان کے مجمع میں پہونچ گئے۔ اچھا خاصہ ہجوم تھا۔ سلسلہ کلام شروع ہوا۔ وفات مسیح علیہ السلام کے متعلق تقریر کرنے کے لئے مولوی عبداللہ عزیز صاحب کو کھڑا کیا گیا۔ جسپر انہوں نے دل کھول کر تقریر کی ؛۔

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا)

سامعین خاموشی سے سنتے رہے۔ پھر ان کا مولوی پہلوان ہی جن کا نام سراج احمد ہے۔ حیات مسیح ثابت کرنے کے لئے کھڑا ہوا۔ اور ایسی تقریر کی۔ کہ بجائے زندہ ہونے کے وفات ثابت ہو۔ فرمایا۔ دیکھو خداوند کریم نے قسم کھا کر قرآن کریم میں وعدہ کیا ہے۔ کہ ہم مردہ کو دوبارہ اس دنیا میں زندہ نہیں کرتے۔ اور پھر اس وعدہ کا ذرہ بھی خیال نہیں فرمایا۔ اور کتنے مردہ اس دنیا میں زندہ کئے۔ اور ساتھ ہی لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون تلاوت فرما کر کہا۔ کہ خداوند کریم سے کسی کو حق نہیں کہ پوچھے۔ اوسنے کیا کیا جبر تو گنہگار نے کا نہ قلم پیش کیا۔ اور کہا کہ مولوی صاحب آپ اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ اگر آپ ایمان سے سچ کہہ رہے ہیں۔ اور آپ کا ایمان ہے۔ کہ خداوند کریم اپنے وعدہ کے خلاف کرتا ہے۔ اور ان اللہ لا یخلف المیعاد یوں ہی کہدیا گیا۔ تو آپ کہدیں۔ لیکن مولوی صاحب کے لئے یہ زہر کے پیالہ سے بھی زیادہ خطرناک تھا نہ بولا۔ سامعین خدا کے فضل سے اچھا اثر لیکر گئے ◆

علاقہ کشتواڑ میں بارش اور زلزلہ

جناب سید ناصر شاہ صاحب اوورسیر تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۹ تا ۲۱ اپریل ۱۹۱۷ء کشتواڑ میں غیر معمولی بارش اور برف باری ہوتی رہی۔ اور ۲۰ کو ۱ بجے صبح دو جھٹکے زلزلہ کے بھی محسوس ہوئے۔ ایسی سخت سردی ہو گئی۔ کہ جنوری اور فروری میں بھی نہیں ہوتی۔ فصل اور میوہ دار درختوں کا بھی نقصان ہوا ہے۔ یہ نظارہ دیکھ کر حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے یہ الہامی مصرعے بار بار زبان پر جاری ہوتے تھے۔

ع پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

ع پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن

اور کمیں ہست نشان آسمانی ◆ مثلش بنما اگر توانی

یا صوفی خویش را بروں آر ◆ یا توبہ بکن ز بدگمانی

تبلیغ کے طور پر دوسروں کو بھی سنائے۔ اب تو ان لوگوں کی یہ حالت ہو گئی ہے۔ کہ جو کچھ ان کو سنایا جاتا ہے نگاہیں نیچی کر کے سن لیتے ہیں۔ کتابیں رسالہ اور اخبار دئے جائیں تو پڑھ لیتے ہیں۔ لیکن اظہار حق کی توفیق ایک نے بھی ابھی نہیں ہے ◆

درخواست دعا

مولوی محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ بھینی ضلع گوجرانوالہ۔ اپنے لڑکے محمد عبد الرحمن صاحب کے بعارضہ پلیگ سخت بیمار ہونے کی اطلاع دیتے ہوئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ خدا مریض کو شفا دے ◆

نماز جنازہ

مولوی محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ بھینی میاں عبد الغنی صاحب کے مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۱۷ء بعارضہ ہیضہ فوت ہونے کی اطلاع دیکر تمام احمدی احباب سے درخواست نماز جنازہ غائب کرتے ہیں ◆

جنگ کی خبریں

جنگ میں امریکہ کی طرف سے امداد

لنڈن یکم مئی۔ واشنگٹن۔ علاوہ فرانس اور اٹلی کے امریکہ عنقریب بلجیم کو ۳ کروڑ پونڈ قرضہ دیگا ◆

مسٹر بیلفور اور مسٹر ولسن نے وائٹ ہوس میں دیر تک مشورہ کیا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے تمام صورت معاملات پر خصوصاً اس امر پر کہ برطانیہ کلاں کا تجربہ امریکہ کو کہاں کہاں مفید ہو گا۔ اور بڑے بڑے فیصلوں کے متعلق جن کی تفاصیل بعد میں وضع کی جائینگی۔ راستہ صاف کرنے کے متعلق غور کیا ہے ◆

ہندوستان کا حصہ جنگ میں

لنڈن۔ ۲۵ اپریل۔ ایمپائر پریس کی طرف سے دی ہوئی دعوت کے موقعہ پر سر جیمز میسٹن نے کہا۔ کہ ایک وقت تھا جب خیال کیا جاتا تھا کہ ہندوستان نے اتنی مدد نہیں دی جتنی اسے دینی چاہیئے تھی۔ اس امر کی وجہ کہ اسنے کیوں زیادہ مدد نہیں دی تھی یہ تھی کہ اسے اس کے لئے کہا نہیں گیا تھا۔ اگر ہندوستان کو اصل حالت معلوم ہو جاتی۔ تو وہ ذرائع خزانہ اور دیگر طریقوں پر بہت زیادہ مدد کرتا۔ تمام ہندوستان امداد پر آمادہ ہے ◆

روسیوں کی طلبی

لنڈن یکم مئی۔ روسی گورنمنٹ نے برطانیہ کلاں میں مقیم تمام روسیوں کو جو فوجی خدمت سرانجام دینے کے قابل ہیں۔ ۲۸ مئی تک حاضر ہونے کا حکم دیا ہے ◆

دشمن کے بحری ہوائی حملے

لنڈن یکم مئی۔ ہوس آف کامنز میں سر ایچ ڈیلزیل نے دریافت کیا کہ ساحل کینٹ پر دشمن کے حملے کس طرح ممکن ہوتے ہیں۔ جبکہ ذی برگ پر بحری حملے بظاہر ناممکن ہیں۔ سر ایڈورڈ کارسن نے جواب دیا کہ یہ امر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگرچہ ان حملوں میں جو نقصان جان ہوتا ہے۔ وہ قابل افسوس ہے۔ لیکن فوجی لحاظ سے یہ حملے بالکل بے قیمت ہیں۔ آپ نے ہوس کو یقین دلایا کہ اس علاقہ پر لگاتار توجہ کی جاتی ہے ◆

مسٹر ہوسٹن نے کہا کہ کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ دشمن کے تباہ کن جہاز ہماری سرنگوں کے کھیتوں میں سے بغیر نقصان اُٹھائے کس طرح گذر جاتے ہیں۔ سر ایڈورڈ کارسن نے جواب دیا میں نہیں بتلا سکتا ◆

جرمنی میں بدامنی

لنڈن۔ یکم مئی۔ جرمنی سے غیر جانبدار اشخاص خبر دیتے ہیں کہ جرمنی میں خصوصاً اضلاع ویسٹ فیلیا میں جہاں فولاد کے کارخانے ہیں۔ سامان خوراک کی گرانی کے باعث سخت بلوے ہوئے یہ غیر جانبدار بیان کرتے ہیں کہ فوجی سپاہیوں کو طلب کیا گیا جنہوں نے لوگوں کے ہجوموں پر فائر کئے۔ جن سے کئی اشخاص مجروح ہوئے ◆

مہم عراق عرب

شملہ۔ یکم مئی۔ اٹھارہویں ترکی آرمی کور کے متعلق ۲۷ اپریل کو خبر ملی تھی۔ کہ دریائے دجلہ کے دونوں کناروں پر شمال کی طرف قریباً ۱۵ میل کے فاصلے پر خندق نشین ہو رہی ہے۔ ایک قیدی سے تحقیق کیا گیا ہے۔ کہ ۱۸۔ ۲۱۔ ۲۲۔ اپریل کی لڑائی کے دوران میں اس کور کو قریباً ۴۰۰۰ آدمیوں کا نقصان ہوا ہے ◆

مغربی محاذ

لنڈن۔ ۳۰ اپریل۔ ایک برٹش اعلان مظہر ہے کہ موبخی لی پرویکس اور دریائے سکارپ کے درمیان ہماری نئی پوزیشن پر دشمن کا ایک حملہ پورے طور پر رد کیا گیا۔ دشمن کا توپ خانہ دریائے سکارپ کے دونوں کناروں پر سرگرم کارروائی تھا۔ یکشنبہ کے روز ہوائی جہازوں نے خوب سرگرمی ظاہر کی ◆

محاذ آرمینیا

لنڈن ۲ مئی۔ ایک تار برقی روسی اعلان مظہر ہے کہ ہمنے گوسکان کے جنوب مغرب کیطرف تیز اگنوٹ کے شمال مغرب کی طرف ترکی حملے رد کئے۔ باسفورس میں ایک روسی آبدوز کشتی نے ... اٹن وزن کا ایک بادبانی جہاز غرق کردیا۔ اور ایک ساحلی باتری کو خاموش کردیا۔ جسنے آتشباری شروع کی تھی ◆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۵ مئی ۱۹۱۷ء

اپنی مدد آپ کرو
نمبر (۱)

اسلام اور بانی اسلام (فداہ ابی و امی) کے بنی نوع انسان پر جہاں اور بے شمار احسان ہیں۔ وہاں ایک بہت بڑا احسان یہ بھی ہے۔ کہ اسنے اپنی مدد آپ کرنے کی تاکید اور دوسروں کے بھروسہ اپنے ہاتھ پاؤں شل کر کے بیٹھ رہنے سے بڑے زور کے ساتھ منع فرمایا ہے کہ یہی وہ جوہر ہے جو انسان کو ترقی کے اعلےٰ معراج پر پہنچاتا اور ذلت اور ادبار کے گڑھے سے نکالتا ہے ٭

تاریخ عالم کے بے شمار اوراق اس حقیقت کو مبرہن کرنے کے لئے کھلے پڑے ہیں کہ بساط عالم پر اسی قوم نے ترقی اور کامیابی کی منازل طے کی ہیں۔ جسکے افراد نے اپنی ضرورتوں اور احتیاجوں کو پورا کرنے کے لئے دوسروں پر نظر رکھنے کی بجائے اپنے دست عمل کو حرکت دی۔ اور اپنا بوجھ اوروں کے سر رکھنے کی امید موہوم سے قطع نظر کرتے ہوئے مردانہ وار اپنے کندھوں پر اٹھانے کی سعی کی ہے۔ برخلاف اس کے وہی قوم قعر مذلت میں گری ہے جسکے افراد میں اپنی مدد آپ کرنے کی بجائے دوسروں کی امداد اور بھروسہ پر نظر رکھنے کی خواہش پیدا ہوئی ہے ٭

اسلام چونکہ انسانوں کو ترقی کے اعلیٰ مدارج پر پہنچانے اور ناکامی و بربادی کے کنوئیں سے نکالکر کامیابی کے مینار پر چڑھانے آیا تھا۔ اس لئے بانی اسلام کو اسبات کا خاص خیال رہا ہے۔ کہ مسلمانوں کو اپنی قوت بازو سے کام لینا سکہائے۔ اور اسمیں ذرا بھی شک نہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس مقصد اور مدعا میں جسقدر کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس کی نظیر صفحۂ روزگار سے ناپید ہے۔ مسلمانوں کی تمام ترقیوں اور کامیابیوں کی جڑ یہی بات تہی۔ کہ انہوں نے اپنے ہادی برحق کی پیدا کی ہوئی روح کے مطابق میدان عمل میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش شروع کر دی اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ ایک قلیل عرصہ میں دنیا کے بڑے حصہ پر بادبہاری ہوکر پھیل گئے۔ اور ابر رحمت بنکر چھا گئے۔ اگر بعد میں آنیوالے مسلمان بھی اپنی بدقسمتی سے اس جوہر بے نظیر سے تہیدست نہ ہوجاتے۔ تو ان کی وہ دردناک حالت نہ ہوتی جو آج نظر آرہی ہے۔ اور جس کی اصلاح کے لئے خداتعالیٰ نے اپنے ایک عظیم انسان نبی حضرت مرزا غلام احمدؑ کو مبعوث فرمایا ہے ٭

اسوقت ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ ارشادات ارباب دانش و بینش کے گوش گذار کرنا چاہتے ہیں۔ جو ہر ایک مومن کو اپنی مدد آپ کرنے کی طرف متوجہ کرتے ہیں امید ہے کہ وہ سعادتمند افراد جنھیں اپنی آنکھوں بروز محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جلوہ دیکھنا نصیب ہوا۔ اور جنھوں نے آپکے ذریعہ گم شدہ اسلام کو حاصل کیا ہے وہ جسطرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور احکام کو سر آنکھوں پر رکھنے کے لئے ہمہ تن تیار رہتے ہیں اسی طرح ان سے بھی خاص فائدہ اٹھائینگے۔ نیز یہ بھی ثابت ہوجائیگا کہ آجکل کے مسلمان کہلانے والوں کے نزدیک بانی اسلام کے فرمودہ احکام کی کیا کچھ قدر و منزلت ہے۔ اور وہ کہاں تک آپکے متبع کہلانے کے مستحق ہیں ٭

جسطرح کوئی قوم اسوقت تک ترقی کے معراج پر نہیں پہونچ سکتی۔ جب تک کہ اسکے افراد اپنی مدد آپ کرنے کا عملی نمونہ پیش نہیں کرتے۔ اسی طرح کوئی انسان بھی اسوقت تک نیکنامی کے آسمان پر ستارہ بنکر نہیں چمک سکتا۔ جب تک وہ خداتعالےٰ کی دی ہوئی طاقتوں سے کام نہیں لیتا۔ اور اپنا بوجھ آپ اٹھانے کی کوشش نہیں کرتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک مومن میں یہ بات پیدا کرنے کے لئے ارشاد فرمایا ہے:۔

واللہ لان یاخذ احد کم فیحطب علیٰ ظہرہ فیبیعہ ویستغنی بہ عن الناس خیرلہ عن ان یسأل رجلاً اعطاہ او منعہ۔ — اللہ کی قسم تم میں سے وہ شخص جو لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاتا ہے اور اسے فروخت کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کو اس وجہ سے لوگوں کی منت کشی سے مستغنی کر دیتا ہے۔ اور وہ اس سے کہیں اچھا ہے جو لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے۔ کوئی اسے دیتا ہے۔ اور کوئی نہیں دیتا ٭

اس زمانہ میں سیلف ہلپ کے اصل پر بڑا زور دیا جاتا ہے اور انسانی ترقی کی جڑ اسی کو سمجھا جاتا ہے۔ لیکن قربان جائیں اپنے رسول عربی کے جسنے آج سے تیرہ سو سال پیشتر اپنے پیرؤوں کو اس کی تلقین فرمادی۔ کیا جن الفاظ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی مدد آپ کرنے کی تاکید فرمائی ہے ان سے بڑھکر کوئی تاکیدی الفاظ ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں آپ وہ انسان تھے۔ کہ جنکے منہ سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ آپکے صحبت گزیدوں کے سینوں میں نقش کالحجر کی طرح بیٹھ جاتا تہا۔ اور ممکن نہ تہا۔ کہ آپ کوئی بات فرمائیں۔ اور وہ اسے درست اور صحیح ماننے کے لئے دل و جان سے تیار نہوں۔ لیکن چونکہ اپنے پاؤں آپ کھڑے ہونے کی طاقت اسی قدر زیادہ پیدا ہو سکتی تہی۔ جسقدر آپ اسبات پر زیادہ زور دیتے۔ نیز وہ زمانہ بھی آنا تہا۔ جبکہ آپکے اس ارشاد کی طرف توجہ نہیں کی جانی تہی۔ اسلئے آپنے اس کی اہمیت کو بڑھانے اور اچھی طرح ذہن نشین کرانے کے لئے خدا کی قسم کہاکر بیان فرمایا۔ لیکن آہ! وہ زمانہ آئے بغیر نہ رہا جبکہ اس فرمان واجب الاذعان کو پس پشت ڈال دیا گیا عوام تو عوام مسلمانوں کے علماء اور واعظین کی یہ حالت ہے کہ ذاتی اغراض کے لئے جلوہ محراب و منبر بن کر زبان سوال دراز کرنے سے ذرا نہیں شرماتے ٭

مسلمانوں کو اسی بات پر غور کر کے دیکھنا چاہیئے۔ کہ آیا۔ آج جبکہ انکے دینی راہ نماؤں کی حالت ایک لکڑہارے سے بھی گذر چکی ہے۔ جو لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر قوت لایموت مہیا کرتا ہے۔ تو کیا انہیں کسی ایسے انسان کی راہ نمائی

کی ضرورت نہیں ہے۔ جو ان اجری علی اللہ کی صدا بلند کرتا ہوا ان کی اصلاح کے درپے رہا۔ اور اسی مقصد کے لئے اپنے پیچھے ایک جماعت قائم کر کے چھوڑ گیا ؛

کاش! کوئی سعید روح اس سے فائدہ اٹھاوے ؛

تنسیخ نکاح کے مقدمہ کا فیصلہ

کچھ عرصہ سے امرتسر میں غیر احمدیوں کی طرف سے ایک تنسیخ نکاح کا مقدمہ اس بناء پر دائر تہا۔ کہ چونکہ ہمارا داماد احمدی ہو گیا ہے۔ اسلئے اس کا نکاح فسخ کیا جائے۔ اسکے لئے تمام غیر احمدی مولویوں نے ایڑی سے لیکر چوٹی تک کا زور لگایا۔ ہر جائز و ناجائز کوشش کرنے سے باز نہ رہے۔ لیکن الحمد للہ ۲۷ اپریل کو مجسٹریٹ صاحب بہادر نے مقدمہ کو خارج کر کے ان کی تمام امیدوں اور آرزوؤں کو خاک میں ملا دیا۔ امرتسر کے غیر احمدی جس زور شور سے اس مقدمہ میں حصہ لے رہے تھے اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے لئے خاص طور پر چندہ جمع کیا گیا۔ اور کامیابی کی اُمید پر انہوں نے بہت کچھ سامان کر رکھا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان کو ناکام و نامراد کر دیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ؛

اب غیر احمدیوں کے گھر تو ماتم برپا ہو گا ہی۔ اور ہونا بھی چاہیئے۔ لیکن ساتھ ہی پیامی حضرات کے خرمن امید پر بھی بجلی گر گئی ہو گی۔ جو ہمارے خلاف فیصلہ ہونے کا بڑے شوق سے انتظار کر رہے تھے۔ اور ایسے بیتاب ہو رہے تھے۔ کہ قبل از فیصلہ ہی مولوی ثناء اللہ کی اس روئداد کے صحیح اور درست ہونے پر ایمان لا کر جو اُسنے اہلحدیث میں لکھی تہی۔ انہوں نے لکھ دیا تھا کہ :-

"پھر یہ مقدمہ کس بناء پر کھڑا کر رکھا ہے۔ پھر تو مدعیہ کا دعویٰ صحیح ہے۔ نکاح فسخ ہونے میں کیا عذر ہو سکتا ہے"۔

حالانکہ ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا کے ارشاد خداوندی کے ہوتے ہوئے مولوی ثناء اللہ کی تحریر کی بناء پر یہ لکھنا قابل شرم بات تہی۔ لیکن اگر وہ ہمارے ساتھ عداوت اور بغض کے اظہار میں اسقدر بڑھ گئے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے حکم کو پس پشت ڈالنے کی ہی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ تو کم از کم انہیں حکومت وقت کے قوانین کو تو ملحوظ رکھنا چاہیئے تہا۔ اور ایسی حالت میں جبکہ ابھی مقدمہ عدالت میں دائر تہا۔ فیصلہ کے متعلق کوئی رائے نہ ظاہر کرنا چاہیئے تہا۔ لیکن اسبات کی بہی پرواہ نہ کی گئی۔ اب جبکہ عدالت نے ان کی رائے کے خلاف فیصلہ کیا ہے۔ اُمید ہے۔ وہ دوران مقدمہ میں فیصلہ کے متعلق رائے زنی کرنے کا خمیازہ اٹھانے کے لئے تیار ہونگے

آریہ سماج میں کن لوگوں کو اچھا اور کن کو بُرا سمجھا جاتا ہے۔

آریہ سماجی اخبار پرکاش میں ایک گریجوایٹ آریہ صاحب لکھتے ہیں کہ :-

"وہ آریہ سماجیوں میں اگر ایک آدمی کے گلے میں جنیو نہیں۔ اگر وہ دونوں وقت ہون نہیں کرتا۔ یا کسی آریہ سماج کو چندہ نہیں دیتا۔ یا اگر اس کی استری پردہ کرتی ہے۔ تو پھر چاہے وہ شخص کیسا ہی پتاگی۔ کیسا ہی دیش بھگت۔ اور کیسا ہی ایثار نفس کیوں نہ ہو۔ وہ ہمیشہ ہی شودر اور تبت (رذیل) سمجھا جائے گا۔ دوسری طرف چاہے۔ ایک شخص کیسا ہی وطن فروش۔ کیسا ہی لالچی اور شہوت پرست کیوں نہ ہو۔ اگر وہ دونوں وقت ہون سامگری جلاتا ہے۔ یا اپنشدوں کا سوادھیائے کرتا ہے۔ اور اپدیش دیتا ہے۔ تو وہ بڑا ہی دہرماتما اور کٹر آریہ سماجی مانا جاتا ہے"۔

اگر واقعہ میں آریہ سماجی حلقہ میں کسی کے اچھے یا بُرے آریہ یا اناریہ ہونے کا وہی معیار ہے۔ جو مہاشہ صاحب کے الفاظ میں اُوپر درج ہو چکا ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ یہ نہ ہو۔ کیونکہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھا رہا ہے۔ تو ہم بادب آریہ صاحبان سے دریافت کرتے ہیں کہ یہ ان کے مذہب کے حق ہونے کی دلیل ہے یا کیا۔ اگر وہ اسی کو حق سمجھتے ہیں۔ تو انہیں مبارک ہو۔ اور اگر نہیں۔ تو پھر اس مذہب کی صداقت کا اعتراف کرنے میں انہیں کونسی روک ہے۔ جسمیں بڑائی کا معیار تقویٰ ہے۔ نہ کہ کچھ اور۔ چنانچہ وہ بڑے زور سے کہتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ کہ تم میں سے سب سے زیادہ وہی معزز اور بڑا ہے۔ جو اللہ کے نزدیک متقی ہے۔ یہی وہ معیار ہے۔ جس سے رذیل اور شریف اچھا اور بُرا نیک اور بد پہچانا جاتا ہے ؛

کیا ہم امید رکھ سکتے ہیں کہ اول تو تمام حق پسند دہرمی مہاشہ صاحب جن کے قلم سے مندرجہ بالا الفاظ نکلے ہیں اسپر غور کرنے کی کوشش کرینگے ؛

قرضہ جنگ

قرضہ جنگ میں جس کی تعداد ڈیڑھ ارب قرار دیگئی ہے۔ اب تک ۱۵ کروڑ ۹۳ لاکھ ۵۹ ہزار ۸ سو روپیہ کی درخواستیں آ چکی ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

بنگال۔	۵ کروڑ	۱۵ لاکھ	۴۵ ہزار	۸ سو روپیہ
بمبئی	۶ "	۲۸ "	۷۲ "	۴ " "
پنجاب	۱ "	۲۲ "	۹۷ "	۴ " "
ممالک متحدہ	۱ "	۸ "	۲۲ "	
برما		۵۳ "	۷۵ "	
مدراس		۷۸ "	۸۲ "	۷ " "
دیگر چھوٹی حکومتیں		۴۰ "	۳۲ "	۸ " "
ممالک متوسط		۲۵ "	۲۳ "	۹ " "
بہار و اڑیسہ		۱۷ "	۱۲ "	۸ " "
آسام		۳ "	۶ "	

قرضہ جنگ کی مد میں ڈاک خانہ کے نام ۲۵۔ اپریل ۱۹۱۷ء تک ۵۹۹۵ درخواستیں موصول ہو چکی ہیں۔ جن کی مجموعی رقم ۵۱۷۰۳۰۰ تک پہنچتی ہے۔ اور صوبہ وار تفصیل حسب ذیل ہے۔ بہار ۳۵۶ درخواستیں کل رقم ۳۲۶۷۰۰ روپیہ۔ بنگال اور آسام (۱۰۹۳) ۹۶۹۴۰۰ روپیہ۔ بمبئی (۲۳۴۴) ۱۴۳۵۴۲۵ روپیہ۔ صوبجات متوسط (۲۹۲) ۹۴۸۴۷۵ روپیہ پنجاب اور صوبہ سرحدی (۱۵۴۰) ۱۰۰۰۷۰۰ روپیہ صوبجات متحدہ (۵۴۳) ۵۹۸۹۲۵ روپیہ مدراس (۳۷۵) ۳۵۰۸۰۰ روپیہ۔ برما (۳۵۲) ۹۹۷۷۵ روپیہ ؛

مندرجہ بالا شمار و اعداد پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مد میں حصہ لینے میں سب سے اول نمبر صوبہ بمبئی کا ہے۔ اور دوسرا پنجاب کا۔ امید ہے کہ اہل پنجاب اس بات کی کوشش کرینگے۔ کہ پہلا نمبر حاصل کر سکیں ؛

نقل مطابق اصل

سفر انگلستان

جہاز پر تیرھواں دن

۳ - اپریل ۱۹۱۷ء

ایک عزیز کی ملاقات آج صبح ۸ بجے کے قریب جہاز سویز پہنچا۔ جہاز پر سے ہی ہم کنارہ کی سیر کر رہے تھے۔ کہ ایک کشتی میں جو ہمارے جہاز کے قریب آرہی تھی۔ ایک عزیز دوست کی شکل نمودار ہوئی۔ بہت ہی خوشی ہوئی بالخصوص اس واسطے کہ انکے ملنے کی بظاہر کوئی امید نہ تھی اور نہ معلوم تھا۔ کہ وہ سویز میں آج کل ہیں۔ اس محب کا اسم گرامی **بابو عبدالکریم احمدی** ہے۔ جو میانی ضلع شاہپور کے باشندے اور مخلص احمدی ہیں۔ تبلیغ کا بہت شوق رکھتے ہیں چنانچہ سویز میں بھی ایک مخلص احمدی بنام ساغر خاں انکے ذریعے بنے ہیں۔ خانصاحب اپنے محبت نامہ میں مجھے لکھتے ہیں۔ "برادر عبدالکریم کا از حد مشکور ہوں جو مجھے اس راہ راست پر لائے" پہلے تمام مسافروں کو حکم ہوا۔ کہ کھانے کے کمرے میں جمع ہوں۔ ڈاکٹر صاحب ملاحظہ کرینگے۔ سب وہاں جمع ہو گئے بجائے ڈاکٹر صاحب کے ایک ڈاکٹرنی صاحبہ دروازے پر کھڑی ہو گئیں۔ ایک ایک کو دروازے سے گذرنے کا حکم ہوا۔ کسی کی نبض دیکھی۔ کوئی صرف نگاہ سے پاس۔ جب میری باری آئی تو فرمایا۔ ٹھہرو۔ نبض دیکھی۔ پھر زبان بھی دیکھی۔ پاس۔ اس معائنہ کے بعد عزیز سے ملاقات ہوئی۔ بخیریت ہیں۔ اور اپنی سرکار کی خدمتوں کے ادا کرنے میں خوش ہیں۔ قریب دو گھنٹہ میرے پاس رہے۔ دل بہت خوش ہوا۔ گویا اسوقت ہم دونوں قادیان میں تھے فالحمد للّٰہ ثم الحمد للّٰہ۔ چونکہ جہاز سویز میں بہت تھوڑا ٹھہرتا ہے۔ اسواسطے جلد انہیں رخصت ہونا پڑا۔ اللہ تعالیٰ ہم ہر دو کو صحت سلامتی اور کامیابی کے ساتھ واپس وطن پہنچاتے نیز ہمارے نئے بھائی ساغر خاں صاحب کو آمین ثم آمین۔ جب وہ چلے گئے۔ تو ایک بڈھا عرب جو سویز سے جہاز پر کسی کو چڑھانے آیا تھا۔ مجھے کہنے لگا۔ ھذا کان ابنك یہ آپکا بیٹا ہے۔ میں نے کہا آپنے کیسے پہچانا۔ کہنے لگا۔ آپ دونوں کی شکل ملتی ہے۔ تھوڑی دیر ہوئی۔ تو ایک سپاہی آیا۔ اس نے عربی میں کہا۔ این ابنك آپ کا بیٹا کہاں ہے۔ میں نے کہا۔ کیوں۔ اس نے کہا۔ اب آخری کشتی کنارے پر جاتی ہے۔ پھر سیڑھی اٹھالیجائیگی۔ اسکو کہو۔ میرے ساتھ چلے۔ میں نے کہا۔ وہ چلا گیا۔

اسکے بعد جہاز نہر میں سے چلنے لگا۔ نہر پنجاب کی بعض بڑی نہروں کی چوڑائی کے برابر ہے۔ دونوں طرف کے کناروں کے لوگوں سے باواز بلند باتیں کیجا سکتی ہیں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر چھاؤنیاں ہیں۔ ایک سکھ سپاہی مجھے دیکھ کر دونوں ہاتھ جوڑ کر جھک گیا۔ اور دیر تک جھکا رہا۔ میں نے اسے دعا دی۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کوئی شخص نہر پر کے فوٹو نہ لے۔ جو لے گا اُس کا سامان ضبط ہو جائیگا۔ اور پورٹ سعید میں حوالہ پولیس کیا جائیگا۔ حکم ہو گیا ہے۔ کہ اپنے گرم کپڑے اور لائف بلٹ ہر وقت اپنے پاس رکھو۔ کشتیاں تقسیم ہو گئی ہیں۔ کہ اگر ضرورت ہو تو کس کشتی میں کوئی اترے میری کشتی نمبر ۳ ہے۔ فاللّٰہ خیرٌ حافظاً۔ رات کو تمام بیرونی روشنیاں بند رہتی ہیں۔ ہوا میں خاصی خنکی ہے۔ یہاں کوئی لیٹر بکس نہیں لگایا گیا۔ خطوط شہر جاکر ڈاک میں ڈالنے ہونگے۔ رات دو بجے جہاز پورٹ سعید پہنچا۔

جہاز پر چودھواں دن

۴ - اپریل ۱۹۱۷ء

صبح نماز پڑھکر میں اوپر آیا۔ تو سامنے نہایت خوشنما منظر مکانات کا دکھائی دیا۔ جو بر لب سمندر واقعہ ہیں معلوم ہوا۔ کہ جہاز دو بجے تک یہاں ٹھہرے گا۔ مگر جب تک صاحب افسر پولیس نہ آوے۔ اور پاسپورٹ پر اپنے دستخط نہ کرے۔ کوئی شہر نہ جا سکیگا۔ ½ ۹ بجے وہ آئے۔ دس بجے عاجز شہر گیا۔ ڈاکخانہ میں ٹکٹ خرید کر چٹھیاں ڈالیں ایک عربی پوسٹل گائڈ ملک مصر کا پانچ آنہ میں خرید کیا۔ کنارے پر ہر شخص کو دفتر بندر سے گذرنا پڑتا ہے۔ وہاں نام لکھتے ہیں۔ دو کلرک مسلمان اس کام پر تھے۔ مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئے ایک دوسرے کو کہنے لگے۔ شیخ شیخ۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمان مسافر بہت کم انکو نظر آتے ہیں۔ ڈاکخانہ سے برٹش کانسل کے دفتر میں گیا۔ براہ فرانس جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ انہوں نے فوراً منظور کیا۔ مقررہ فیس لی۔ اور میرے پاسپورٹ پر منظوری دی۔ میں نے شکریہ میں سلسلہ حقہ کی چند انگریزی کتب پیش کش کیں۔ اور اپنا ایڈریس دیا۔ بہت خوش ہوئے۔ وہاں سے فرانسیسی کانسل کے دفتر میں گیا۔ انہوں نے بھی اپنی فیس لی اور منظوری دیدی۔ فالحمد للّٰہ۔ خدا تعالیٰ نے بڑی آسانی کر دی۔ وہاں بھی شکریہ میں کتابیں دی گئیں۔ وہاں پولیس کے انکے دفتر میں اندراج میں تھوڑی دیر لگی۔ چند مصری میں اتفاقاً موجود تھے۔ تبلیغ کی گئی۔ وہاں سے نکل کر جامع مسجد میں اور چند علماء کے مکانات پر اور ایک اسلامی قہوہ خانہ میں تبلیغ کی گئی۔ بہت لوگوں نے کتابوں کے پڑھنے کا شوق ظاہر کیا ہے۔ چند بیعت کی عربی فارمیں میں ساتھ لے گیا تھا۔ دو شخصوں نے بیعت کی۔ ہر دو درخواستیں بمع انگریزی درخواست کے بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ارسال کر دی گئی ہیں۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ

"لاہور کے ممبر"

(از قاضی محمد یوسف صاحب احمدی پشاوری)

(۱) کہتے ہیں ہم کو وہ کافر اور مشرک نیز ضال
خوب کرتے ہیں۔ مگر ہم پوچھتے ہیں اک سوال۔
یہ تو پہلے بھی ہمیں کافر کہا کرتے تھے پول
غیر بنکر غیر سے بڑھکر دکھایا کیا کمال

(۲) کہتے ہیں ہم کو وہ محمودی نہایت شوق سے
ہم بھی پیغامی انہیں کہیں و فور ذوق سے
حضرت احمد نے کیا انکو بتایا تھا یہی
احمدی ہو کر نہیں ڈرتے۔ یاس ما فوق سے

(۳) کہتے ہیں لاہور کے ممبر ہمیں معلوم ہے
تم جسے محمود کہتے ہو۔ وہ کا مذموم ہے
مان لوں میں یہ اگر مانع نہ ہو یہ ایک بات
سچ اگر یہ ہے۔ تو سارا سلسلہ موہوم ہے

دعوۃ الیٰ الخیر

ماریشس میں تبلیغ احمدیت

جناب مولوی غلام محمد صاحب بی۔اے کے تازہ خط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جزیرہ ماریشس میں خدا کے فضل و کرم سے جماعت روز بروز ترقی پر ہے اگرچہ مخالفین سلسلہ کو مٹانے کے لئے بہت کوشش کر رہے ہیں مگر ؎

لوگوں کے کینوں سے اور بغضوں سے کیا ہوتا ہے
جس کا کوئی بھی نہ ہو اس کا خدا ہوتا ہے

جناب صوفی صاحب کو گذشتہ دسمبر میں بھمبو خاندان کے ایک سردار نے اپنے ہاں بلایا تھا اور ساتھ ہی اپنے علماء کو بھی دعوت دی تھی۔ کہ آکر گفتگو کریں۔ لیکن چونکہ مشہور ہو گیا تھا۔ کہ صوفی صاحب دسمبر کے بعد یہاں سے چلے جائینگے۔ اسلئے گفتگو سے بچنے اور اپنی بات رکھنے کے لئے کہلا بھیجا کہ ہم اسوقت مباحثہ کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ البتہ نئے سال میں مباحثہ کرینگے مگر خدا کی عجیب شان ہے جناب صوفی صاحب کا دسمبر کے بعد روانہ ہونا ملتوی ہو گیا۔ اور اس طرح انکے تمام منصوبہ خاک میں ملگئے۔ اور باوجود اسکے کہ سنٹ پیری میں مخالفین کو ہر چند مباحثہ کے لئے بلایا گیا پھر بھی کوئی مولوی۔ میانجی۔ یا سیٹھ وغیرہ نہ آیا سبحان اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کا کسقدر رعب و داب ہے۔ کہ مخالفین کا مقابلہ پر آتے ہوئے خون خشک ہوتا ہے۔

جب مخالفین مباحثہ کے لئے باوجود بلانے کے تیار نہ ہوئے تو سنٹ پیری کے حق پسند اور حق جو لوگوں کو یقین ہو گیا۔ کہ ہمارے مولویوں اور ملانوں کے پاس کچھ نہیں۔ اسپر وہاں کے بعض سربرآوردہ اصحاب نے قریباً دو ماہ میں کئی بار جناب صوفی صاحب موصوف کو اپنے ہاں بلایا۔ اور مسائل کی تحقیق کرتے رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس خاندان کے سب کے سب لوگوں نے قبول کر لیا کہ اب حقیقی اسلام احمدیت ہی ہے۔ چنانچہ بھمبو خاندان کے سب بالغ مردوں نے جناب صوفی صاحب کے ہاتھ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت کر لی ہے۔ سب سے پہلے بھمبو خاندان کی ایک خاتون مسماۃ زبیدہ نے جو کہ پڑھی لکھی عورت ہیں ایک رؤیا کے ذریعہ بیعت کی۔ اسکے والد مرحوم "میاں احمد" نے اسکو رؤیا میں بیعت کے لئے کہا جس روز اس خاتون نے بیعت کی اسی دن سنٹ پیری کے تمام بھمبو مردوں نے بیعت کر لی۔ مستورات میں دین کا خاص جوش اور شوق پایا جاتا ہے چنانچہ جب انہیں تبلیغ ولایت کے لئے چندہ کی تحریک کی گئی۔ تو بہت جلدی انہوں نے دس روپے جمع کر کے اس فنڈ میں دیدیئے

ذیل میں ہم سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ سنٹ پیری کا اخلاص نامہ درج کرتے ہیں۔ جو انہوں نے حضرت خلیفۃ ثانی کی خدمت میں ارسال کیا ہے اس سے ناظرین کرام اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ خدا کے فضل و کرم سے ماریشس میں تبلیغی کوششیں کیسی مفید اور بابرکت ثابت ہو رہی ہیں۔ اور کیسے اعلیٰ نتائج نکل رہے ہیں:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بحضور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ پہلا موقعہ ہے کہ مجھے حضور کو خط لکھنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ میں اس نئی احمدیہ ایسوسی ایشن سنٹ پیری علاقہ ماریشس کا سکرٹری ہوں۔ جسکو بنے ہوئے صرف ایک ہفتہ گذرا ہے۔ میں سکرٹری ہونے کی حیثیت سے حضور کی خدمت میں یہاں کے واقعات کا لکھنا اپنا فرض منصبی سمجھتا ہوں۔ تین مہینے کا عرصہ گذرا بھمبو بھائیوں نے مولوی غلام محمد صاحب بی۔اے مسلم مشنری ماریشس کو اپنے ہاں وعظ کرنے اور میانجی محمد یوسف کے ساتھ بحث کرنے کے لئے بلایا تھا دو تین گھنٹہ کی بحث کے بعد ہم کو احمد علیہ السلام کے سچا ہونے کا یقین آگیا کیونکہ میانجی اپنے دعاوی کے سچا ہونے کا ثبوت نہ دے سکے۔ لیکن اسوقت ہم نے احمدیت کا اعلان نہ کیا۔ تاکہ دوسرے لوگوں کو بحث کا زیادہ موقعہ ملجاوے اور وہ اور انکے مولوی یہ کہنے والے نہ رہیں۔ کہ ہم بالکل بے خبر تھے۔ میرے بھائی روشن نے ماریشس کے مسلمان لیڈر اور دوسرے سربرآوردہ مولویوں کو کہلا بھیجا۔ کہ وہ آویں۔ لیکن افسوس کا مقام ہے۔ کہ میدان میں کوئی نہ نکلا۔ وہ سب احمدی مشنری سے بہت ڈرتے ہیں۔ کہ وہ بڑی مدلل باتیں پیش کرتا ہے اور ہر بات کا قرآن شریف سے استدلال پکڑتا ہے۔ اس مشنری کی بحث کے طریق پر ہر مذہب و ملت کے لوگ حیران و ششدر ہیں۔ پس دونوں طرف کے دلائل سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ احمد علیہ السلام قادیانی مسیح موعود اور امن پسند مہدی برحق ہیں لہذا ہم نے مولوی صاحب کو اپنے مکان پر بلایا اور بیعت کر لی۔ ہم آٹھ بھائی ہیں اور ہمارے سعد الدین اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمدہ صحت رکھتے ہیں۔ ہمارے خاندان میں اختلاف آرا بالکل نہیں آٹھ اور گھروں نے بھی احمدیت کو قبول کیا ہے سنٹ پیری کے احمدیوں کے اسماء گرامی یہ ہیں

۱- مسٹر بھمبو ۲- مسز بھمبو۔ ۳- مسٹر مولا بخش پسر اول (بمعہ آٹھ بچوں کے) ۴- مسز مولا بخش۔ ۵- مسٹر الٰہی بخش پسر دوم (بمعہ ۳ بچوں کے) ۶- مسز الٰہی بخش ۷- غلام حسین (پسر اول الٰہی بخش) ۸- ابراہیم (پسر دوم الٰہی بخش) ۹- روشن علی پسر سوم بھمبو (بمعہ ۳ بچوں کے) ۱۰- مسز روشن علی- ۱۱- عظمت علی ۱۳- مسٹر محمد یعقوب علی پسر پنجم (ایک بچہ) ۱۴- مسز یعقوب علی ۱۵- مسٹر زین العابدین پسر ششم (۴ بچے) تاجر چوب - ۱۶- مسز زین العابدین - ۱۷- عمر علی پسر ہفتم (۴ بچے) - ۱۸- عثمان غنی پسر ہشتم پرو پرائٹر ۱۹- عثمان وزیر علی ۲۰- کریم بخش خوران (۴ بچے) ۲۱- ابراہیم کریم - ۲۲- مسز ابراہیم کریم- ۲۳- خدا بخش - ۲۴- باقر حسین یا دلی (۳ بچے)- ۲۵- مسز باقر حسین - ۲۶- مہدی حسین یا دلی (۲ بچے) - ۲۷- اہلیہ مہدی حسین - ۲۸- یوسف فریدون ۲۹- زین العابدین فریدون ۳۰- .... ۳۰- فریدون (۴ بچے) ۳۱- نبی بخش بھگیلو- ۳۲- رسول بھگیلو- ۳۳- ظفر علی رنجیت

نماز جمعہ کی ادائگی کا انتظام بھی ہم نے یہاں کیا ہے اور اسکے لیئے ایک خاص کمرہ مقرر کیا ہے۔ قریباً پچیس آدمی پچھلے جمعہ میں حاضر تھے۔ مستورات بھی نماز جمعہ ادا

کرتی ہیں اور ایک چھوٹا سا کمرہ انکے لیئے بھی رکھا گیا ہے۔ ہر جمعہ کو مولویصاحب پہلے روز ہل میں خطبہ جمعہ پڑھتے ہیں اور نماز پڑھانے کے بعد موٹر کار میں سوار ہوکر سینٹ پیری میں آتے ہیں اور خطبہ پڑھتے ہیں۔ لیکن نماز وہ خود نہیں پڑھاتے ہفتہ میں تین چار روز وہ یہاں رہتے ہیں۔ اور نماز عشا کے بعد وعظ کرتے ہیں۔ وہ تمباکو نوشی کی عادت کو دور کرنے میں بہت کوشاں ہیں۔ تمام بھمبو بھائیوں نے اسے ترک کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن حضور جانتے ہیں کہ انسان کمزور ہے اور عادت طبیعت کا جزو ثانی ہے۔ اسلیئے ہم حضور سے درخواست کرتے ہیں کہ حضور ہمارے لیئے دعا فرمادیں کہ ہم اپنے وعدے پر قائم رہ سکیں انجمن احمدیہ سینٹ پیری کے عہدیدار مندرجہ ذیل مقرر ہوئے ہیں:۔

روشن علی بھمبو پریذیڈنٹ۔

عثمان غنی بھمبو فنانشل سکرٹری۔

زین العابدین بھمبو امین (خزانچی)

مولوی صاحب کے واپس جانے کا سنکر ہمیں افسوس ہوا تھا۔ لیکن مفتی محمد صادق صاحب کے انگلینڈ کو جانے اور مولویصاحب کی تاخیر کا حال سنکر ہمیں خوشی ہوئی اسلیئے ہم حضور کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ انہیں دو تین سال تک ہم میں رہنے کی اور اجازت دی جاوے۔ تاکہ وہ ہمارے مشن کو ہمسایہ جزیروں میں پھیلائیں کیونکہ انہیں فرانسیسی زبان میں خاص مہارت ہو چلی ہے حضور انکے اہل وعیال کو ماریشس بھیجدیں۔ انجمن احمدیہ ماریشس انکے سفر کے اخراجات اور یہاں کی رہائش کے ماہواری اخراجات کی متکفل ہوگی۔ مولوی عبیداللہ صاحب کی بھی سخت ضرورت ہے۔ ہم انکے اخراجات کو بھی پورا کرینگے اور انکے سفر کے اخراجات کا کچھ حصہ بھی ادا کرینگے۔

ہمارے خاندان کے سب ممبر حضور کے احسانمند ہیں کہ حضور نے ایک مشنری کو ہماری راہنمائی کے لیئے بھیجا ہے۔ جس نے ہمیں نجات کی وہ راہ دکھائی ہے۔ جو بہشت کو لیجاتی ہے۔ حضور ہماری صحت۔ اعتقاد اور کامیابی کے لیئے دعا فرمادیں۔

ہم احمد علیہ السلام کے آورده حق کو اور آپکی کتابوں کو اور قرآن شریف کے حقیقی علم کو حتی الوسع لوگوں میں پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم سب حضور کے تابعدار ہیں۔ اور حضور کے ہر حکم کو بجالانے کیلیئے جہانتک ہماری طاقت میں ہے تیار ہیں۔ حضور اللہ تعالیٰ سے دعا فرمادیں کہ ہماری ہمیشہ سچائی کی طرف راہنمائی کرے۔ اور جھوٹ سے بچائے سب احمدی بھائی حضور کی خدمت میں السلام علیکم عرض کرتے ہیں حضور سب بھائیوں کی خدمت میں ہمارا اسلام پہنچادیں۔

میں ہوں حضور کا غلام

عثمان غنی بھمبو سنٹ پیری ماریشس

خدا تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے جناب صوفی صاحب کو جو کامیابی عطا فرما رہا ہے۔ اسے دیکھ کر ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ کے حضور شکریہ میں گرجانا چاہیئے اور دعا کرنا چاہیئے کہ اس سلسلہ کو دن دونی اور رات چوگنی ترقی ہو۔ ساتھ ہی ان اخراجات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے جو تبلیغ ماریشس کے متعلق فی الحال درپیش ہیں۔ اور جنکے متعلق سکرٹری صاحب انجمن ترقی اسلام خاص طور پر توجہ دلا چکے ہیں۔ تاکہ وہاں موجودہ کوشش سے بھی بڑھ کر تبلیغ احمدیت کے لیئے کوشش ہو سکے۔

حضرت خلیفہ ثانی کی دعا سے حصول مطلب میں کامیابی

اے ظلِ خلافت سے دور ہونیوالو۔ آؤ خلافت ثانی کے ساتھ وابستہ ہوجاؤ۔ دیکھو آج کن انوار کا نزول ہو رہا ہے اور تم اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہو۔ ہاں آج اگر کوئی دنیا و عالم میں خاص مقرب بارگاہ الٰہی ہے۔ تو وہ حضرت محمود کا وجود مسعود ہے۔ اس ظلمت اور تاریکی کے زمانہ میں مستجاب الدعوات اگر کوئی ہیں۔ تو یہی خلافت پناہ ہی ہیں۔ سنو میں کیا گذارش کرتا ہوں۔ سالانہ جلسہ دسمبر ۱۹۱۵ء کو قادیان سے واپسی کے بعد میرے مکرم بھائی جناب شیخ احمد اللہ صاحب ہیڈ کلارک نے تجویز کی کہ کوئی ایسی راہ اختیار کرنی چاہیئے۔ جس سے روزانہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے دعا کروائی جاسکے جس امر کے متعلق برادر مذکور نے تحریک کی۔ وہ یہ تھا۔ کہ صاحب جنکی ماتحتی میں وہ کام کرتے تھے۔ سخت گیر تھا۔ چنانچہ بڑے بڑے ہوشیار کلارک اس کے پاس ایک ہفتہ بھی نہ کاٹ سکے۔ اور اکثر لوگوں کی شیخصاحب کے متعلق یہی رائے تھی۔ کہ یہ انسان اس افسر کی ماتحتی کر رہا ہے۔ تو احمدی ہونیکی وجہ سے۔ ورنہ بصورت دیگر ایک منٹ کے لیئے بھی گذارہ مشکل ہے۔ واقعی شیخصاحب کو بڑی تکلیف تھی۔ اور انہوں نے بڑی دعائیں بھی کیں۔ آخیر اس تحریک پر میں نے روزانہ صاحب کی تبدیلی کے لیئے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمتمیں دعا کے لیئے لکھنا شروع کیا۔ صاحب کی تبدیلی ایک ناممکن امر تھا۔ وجہ یہ کہ افسروں کی کمی کی وجہ سے اسکو حکام بالا تبدیل نہیں کر سکتے تھے۔ کسی پلٹن میں بوجہ بہرہ ہونیکے نہیں لگا سکتے تھے۔ غرضکہ اسکی تبدیلی کی کوئی صورت بظاہر نظر نہ آتی تھی۔ (دوئم) ایک لڑکا ہندو جسکو عرصہ مزید سے مرگی کا دورہ تھا۔ اور والدین کا وہ اکلوتا بیٹا تھا۔ اسکے باپ نے بھی روزانہ خط میں یک برائے دعا کی۔ (سوئم) میں نے اپنے لیئے بھی دعا چاہی کہ میرا قرضہ ادا ہو۔ تعمیر مکان کی توفیق ملے۔ روزگار میں ترقی ہو۔ دینی خدمات کی توفیق نصیب ہو۔ نوشہرہ چھاؤنی میں جماعت احمدیہ کی ترقی ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کرم سے حضرت فضل عمر کی دعائیں قبول ہوئیں۔ ہندو لڑکا جسکو دن میں دو تین مرتبہ مرگی کا دورہ ہوتا تھا۔ اب قریباً دو ماہ سے اسکا دورہ بالکل نہیں ہے۔ البتہ کسی بدپرہیزی کی وجہ سے درمیان میں ایک آدھ دفعہ اسے دورہ ہوا۔ مگر الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ کہاں روزانہ دو تین مرتبہ دورہ ہونا۔ اور کہاں کامل دو ماہ سے حضرت فضل عمر کی دعاؤں کی طفیل مطلق دورہ نہ ہونا۔ لڑکے کا باپ بیان کرتا ہے۔ کہ دنیا کا کوئی علاج اس نے نہیں چھوڑا۔ بڑے طبیبوں حکیموں اور ڈاکٹروں کے علاج کر چکا تھا۔ اور بڑی بڑی مشہور جگہوں پر وہ اسے لے گیا۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اور آج لڑکا دو ماہ سے بفضل خدا اچھا ہے۔ (۲) صاحب کے تبادلہ کی کوئی صورت بظاہر نظر نہ آتی تھی۔ تبادلہ ہونے پر اس نے رہ جانے کی بڑی کوشش کی۔ اور بڑی بڑی سفارشیں

Digtized by Khilafat Library

کروائیں - مگر اخیر . . . - اپریل ۱۹۱۷ء کو بمبئی میل میں حضرت فضل عمر کی دعاؤں کی طفیل . . . . . اسکو بار پڑا (۳) خاکسار پر ایک کافی رقم قرض کی تھی جس کا ادا ہونا بڑا مشکل نظر آتا تھا - کیونکہ تنخواہ میں سے ایک پیسہ بھی نہ بچتا تھا - مگر الحمد للہ کہ اس دعا کے ہی عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے ایسے غائبانہ سامان پیدا کر دیئے - جس سے قرضہ کا بوجھ ہلکا ہو گیا - اور اب بہت قلیل رقم رہ گئی ہے (۴) ثم الحمد للہ کہ مئی ۱۹۱۷ء سے دو روپیہ ماہوار کی روزگار میں ترقی ہو گئی - (۵) تعمیر مکان کے لیئے التجا تھی اسکے لیئے اللہ تعالیٰ نے کچھ غائبانہ ایسے سامان پیدا کر دیئے جو کل اخراجات کا ۱/۴ حصہ مہیا ہو گیا (۶) خدمت دین کی ایسی دھن اللہ تعالیٰ کی عنایت سے عطا ہوئی - جو سوائے دین کی خدمت کے اور کوئی خیال ہی دل میں نہیں آتا (۷) ترقی جماعت کے سامان خود بخود پیدا ہو رہے ہیں - جہاں لوگوں کو ہمارے سلسلہ سے پہلے نفرت تھی - اب اسکے خلاف دلچسپی پیدا ہو گئی ہے - اور لوگ چاہتے ہیں - کہ ہماری باتوں کو سنیں وغیرہ وغیرہ اسکے علاوہ اور بہت سی باتیں ہیں - الحمد للہ ثم الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسا امام عطا فرمایا ہے - جو دعاؤں کے لیئے ایک خاص دل رکھتا ہے اور جسکی آواز بارگاہ معلیٰ میں سنی جاتی ہے ۔

خاکسار محمد عبد اللہ سکرٹری انجمن احمدیہ
چھاؤنی نوشہرہ

الٹا چور

کس گذشتہ پرچہ میں ہم نے ایڈیٹر پیام صلح کی اس جرأت بے جا کا ذکر کیا تھا - جو اس نے ہمارے ایک مضمون کو اپنا ظاہر کرنے میں دکھائی تھی - اور اسپر اسلیئے افسوس کا اظہار کیا تھا - کہ جب ہمارے مضامین سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے تو پھر کیوں اسقدر حسد اور بغض سے کام لیا جاتا ہے - کہ ہمارے اخبار کا نام تک لکھنا گوارا نہیں کیا جاتا - اب چاہیئے تو یہ تھا - کہ ایڈیٹر پیغام اس سرقہ اور چوری کے ظاہر ہو جانے پر شرمندگی سے منہ نہ دکھا سکتا - اور ندامت کے دریائے پانی میں ڈوب مرتا - لیکن جو شخص شرم و حیا کی مٹی پلید کرنے کو ہی شان ادارت سمجھتا ہو وہ کہاں ایسا کر سکتا تھا - چنانچہ اس نے اتنی بڑی دیدہ دلیری کو "معمولی بات" کہکر اور حوالہ نہ دینے کو "عمداً نہیں بلکہ سہواً" کا عذر بنا کر صدر جہ کی ڈھٹائی کا ثبوت پیش کیا ہے البتہ شکر گذاری کے ساتھ پیغام صلح کی پروف ریڈری یعنی اصلاح اغلاط کی - ہم سے درخواست کی گئی ہے - جسے ہم اس شرط پر منظور کرنیکے لیئے تیار ہیں - کہ اخبار کے شائع ہونے سے پہلے پروف ہمارے پاس یہاں بھیجدیا کریں - اور جب تک ہم انکی اصلاح کرکے واپس نہ کریں - اسوقت تک اخبار شائع نہ کیا جائے - امید ہے مدیر پیام اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریگا البتہ ہم بغیر کسی شرط کے "نقل راچہ عقل" والی مثل کو اسی مسروقہ مضمون سے ایڈیٹر پیام پر صادق کرکے ...

اشتہار

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مقوی اعصاب گولیاں

یہ گولیاں ہر قسم کے ضعف اعصاب کو دور کرتی ہیں چونکہ اعصاب کا مبدأ دماغ ہے - اور انکا جال تمام جسم میں پھیلا ہوا ہے اسلیئے یہ گولیاں مقوی دماغ اور مقوی معدہ اور مقوی حافظ اور کثرت بول کیلیئے ازحد مفید ہیں - دماغی محنت کی تھکان کو رفع کرتی ہیں اسی طرح اور بھی بعض فوائد ہیں - قیمت فی درجن ایک روپیہ اور ایک درجن سے اوپر فی گولی ۱ر اور فیصدی چھ روپے چار آنہ لیکن اخبار الفضل کے حوالہ سے منگوانے والوں کے لیئے ایک روپیہ میں ۱۵ گولیاں - اس سے اوپر فی گولی ۱ر اور فی سینکڑہ ۵ عہ - پرچہ ترکیب استعمال دوائی کے ساتھ بھیجی جائیگا - جواب طلب امور کے لیئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجنا چاہیئے ۔

ملنے کا پتہ :- حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ

حکیم صاحب نہایت مخلص اور پرانے احمدی ہیں - اور علم طب میں پرانا تجربہ رکھتے ہیں - حضرت خلیفہ اول بھی آپ کی بعض دواؤں کو استعمال کرواتے تھے - مجھے اعتقاد ہے کہ اخلاص اور محبت سے تیار کی گئی ہے ۔

خاکسار محمود احمد

باجلاس مولوی محمد خان نواب صاحب ثاقب منصف درجہ اول نائب ناظم سرکار ریاست مالیر کوٹلہ

سادھو رام ولد گو جرل مانیہ ساکن موضع فیروزپور علاقہ مالیر کوٹلہ مدعی

بنام

حبیبی سہیلا ذات جٹ موضع علیٹی پور علاقہ مالیر کوٹلہ

دعویٰ دلا پانے مال المطلعہ - یرو گوشت یہی

سمن بنام مدعا علیہ زیر آرڈر ۵ ضابطہ دیوانی

بمقدمہ مندرجہ بالا عنوان ایک عرصہ سے عدالت ہذا میں دائر ہے چند مرتبہ تمہارے نام سمن جاری کیئے گئے مگر تمہارا کچھ پتہ نہ لگا اور نہ تعمیل سمن ہوئی اور نہ تمہاری بود و باش معلوم ہوئی یا تو تم روپوش ہو یا دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو اس امر کا عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے لہٰذا تم کو بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دیجاتی ہے اور مشتہر کیا جاتا ہے کہ تاریخ ۷ - مئی ۱۹۱۷ء مقام مالیر کوٹلہ اپنی جانب سے اصالتاً یا وکالتاً جوابدہی مقدمہ کی کرو ورنہ تمہارے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آئیگی ۔

تحریر ۲۵ - اپریل ۱۹۱۷ء

پتھر کا کوئلہ

خاکسار عرصہ ۶ سال سے بنگال کے جھریا کول فیلڈ میں پتھر کے کوئلہ کا کاروبار کرتا ہے - اور اسمیں خدا کے فضل سے خوب تجربہ رکھتا ہے - پس ضرورت والے تمام اصحاب خصوصاً ہمارے احمدی بھائی ہر قسم کے کوئلہ کے لیئے مجھے آرڈر دیکر ممنون فرماویں - انشاء اللہ نہایت قلیل نفع پر تعمیل کروں گا - کم از کم ایک بار ملاحظہ کرکے ضرور آزمایئے ۔

پتہ یہ ہے :- عبد الکریم احمدی - کول مرچنٹ پوسٹ آفس جھریا

ضرورت کاتب

دفتر الفضل کے لیئے ایک ایسے کاتب کی ضرورت جس کا اردو و عربی خط اچھا ہو - درخواستیں مع نمونہ خط بہت جلد منیجر الفضل قادیان کے پتہ پر ہوں ۔

[illegible]